بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نوٹ ۴۴۹

جلد ۷۲ / ۳۷ | جمعرات ۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ ۱۳ صلح ۱۳۶۲ ہش ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۲ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت سر درد اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

وقفِ جدید کے تحت ہندوؤں میں تبلیغِ اسلام کا ایمان افروز تذکرہ

۱۴۳ دیہات میں احمدیت کے ذریعے اسلام نافذ ہو چکا ہے

عیسائیوں نے لاکھوں روپے خرچ کئے اور ناکام رہے اور ہم جو نومسلموں سے چندہ بھی لیتے ہیں کامیاب رہے

ایک نومسلم احمدی کو زندہ جلانے کی دھمکی دی گئی مگر وہ اسلام سے تائب نہ ہوا

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز دوسرے اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(قسط نمبر ۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں مختلف جماعتی اداروں کے بارے میں خطاب فرمایا۔ حضور نے صدر انجمن احمدیہ، کتب سلسلہ، تحریک جدید۔ فضل عمر فاؤنڈیشن، اور صد سالہ جوبلی فنڈ کا ذکر فرمایا۔ ان سب باتوں کا خلاصہ بیشتر ازیں الفضل کی اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بجٹ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے امسال کا بجٹ ۹ لاکھ ۸۳ ہزار روپے تھا۔

معلمین وقف جدید کی قربانی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معلمین وقف جدید کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا معلمین بڑی قربانی اور ہمت سے کام کر رہے ہیں ان کو ان کے کام کا بہت معمولی وظیفہ ملتا ہے۔ بعض اوقات ان کو بڑے سخت حالات درپیش ہوتے ہیں اور عزتِ نفس قائم رکھتے ہوئے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے گھر والے کہیں ہوتے ہیں اور خود کہیں اور تھوڑے سے پیسے کہیں دونوں جگہ تقسیم کر کے گزارا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

حضور نے اس ضمن میں تحریک جدید کے مبلغین کے بارے میں ایک بات بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا مبلغین جو قربانی کرتے ہیں وہ اتنی گہری اتنی وسیع اور اتنی عظیم الشان ہوتی ہے کہ اس کا بیان بس کی بات نہیں اس کا بیان کرنا یوں ہی ہے جیسے کوئی شخص کنارے پر بیٹھا طوفان کا نظارہ کر رہا ہو۔ بیوی بچوں کے حالات کے بارے میں بڑی مشکلیں پیش آتی ہیں۔ مبلغ دور ہوتا ہے اور اسکے اپنے بچے اس کی تربیت سے محروم رہتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے سے کوئی حرکت سرزد ہو جاتی ہے تو لوگ باتیں بناتے ہیں کہ فلاں مبلغ کا بیٹا تھا اور اس نے یوں کیا! اُدھر مبلغ ملک سے باہر یہ حالات معلوم کر کے رو رہا ہوتا ہے ہلکان ہو رہا ہوتا ہے پھر بچوں کی بیماریاں ہیں ضرورتیں ہیں ان سب کے باوجود خدا تعالیٰ کے ان بندوں کا عزت نفس کا معیار بہت بلند ہوتا ہے اس لئے ان کا کیسے گزارا ہوتا ہے اور یہ کیا کیا تکالیف برداشت کرتے ہیں ان کا بیان میں اس لئے کر رہا ہوں کہ دعا کی تحریک ہو۔ حضور نے فرمایا میں نے اب ہدایت جاری کی ہے کہ تحریک جدید کے تحت ایک اصلاحی کمیٹی ان تمام مبلغین کی اولاد کی سرپرستی کرے گی۔ جو باہر گئے ہوئے ہیں وہ باپ کا حق ادا کرے گی۔ حضور نے فرمایا اس کمیٹی نے جو رپورٹیں دی ہیں وہ بہت خوشکن ہیں اور ایک نمایاں پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے حضور نے فرمایا ایک موقع پر جب باہر گئے ہوئے کسی مبلغ کے بچے نے ناواجب حرکت کی تو میرے پاس سفارش کی گئی کہ اسے سزا دی جائے! میں نے پوچھا سزا کی تو بڑی جلدی سفارش کر دی ہے یہ تو بتاؤ اس کی اصلاح کا بھی حق ادا کر دیا گیا تھا۔ تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ کوئی حق ادا نہیں کیا گیا تھا۔ اب تحریک جدید بڑی بیدار مغزی سے اس فرض کو ادا کر رہی ہے۔

ہندوؤں میں تبلیغ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے ذکر کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا۔ اس کے تحت ایک خیراتی ہومیوپیتھک ادارہ بھی چلایا جا رہا ہے وقفِ جدید کی اصل خدمت ہندوؤں میں تبلیغ ہے جس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے خوشکن نتائج پیدا ہو رہے ہیں حضور نے فرمایا پاکستان بننے کے بعد کی تاریخ میں یہ ہندوؤں کو مسلمان کرنے کی کامیاب ترین تبلیغی کوشش ہے اور اب تو ہر سال ہزار ہزار گیارہ گیارہ سو ہندو شرک سے توبہ کر کے عقیدہ توحید اپنا رہے ہیں اور خدا کے فضل سے ان کا معیار بھی بہت بلند ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تبلیغ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا بعض پہلوؤں سے ابتداء میں بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ وہاں پر شروع میں عیسائی بہت کام کرتے تھے امریکہ وغیرہ ممالک جو امداد دیتے تھے ان مشنوں کے ذریعے سے پادری ان علاقوں میں تقسیم کرتے تھے اور عیسائیت کی تبلیغ کی راہ ہموار کرتے تھے۔ ابتداء میں جب میں نے یہ کام شروع کیا اور وہاں کے دشوار گزار علاقے کا دورہ کیا۔ تو مجھ پر بڑا دباؤ ڈالا گیا کہ اس علاقے میں پہلے کوئی امدادی سکیم شروع کی جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے کہا کہ یہ گری پڑی قوم شمار ہوتی ہے یہاں آنے والوں نے صدیوں ان کی عزت نفس کو کچلا ہے ہم ان کو جانوروں سے انسان بنانے آئے ہیں اور اس قوم کی ایک خوبی جو ہزار خرابیوں کے باوجود ان میں پائی جاتی ہے یہ ہے کہ لین دین کے بہت صاف ہیں اور بھیک نہیں مانگتے اب یہ ایک قدر جو زمانے نے باقی چھوڑی ہے امدادی سکیمیں جاری کر کے ہم یہ قدر بھی ختم کر دیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا! اسلام شرف انسانیت قائم کرنے آیا ہے مٹانے نہیں آیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں روپے کی امداد جو عیسائیوں نے اس علاقے کو عیسائی بنانے پر خرچ کی تھی ناکام رہی اور ہم جو ساتھ چندہ بھی مانگتے تھے کامیاب رہے حضور نے بآواز بلند پورے جوش سے اعلان فرمایا آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۳ گاؤں ایسے ہیں جہاں اسلام نافذ ہو چکا ہے۔

ایک نومسلم کے اخلاص کا ایمان افروز واقعہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نومسلم احمدی کے اخلاص کا نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا کہ پاک بھارت جنگ کے دوران ایک بار ہندوستان کی فوج اس علاقے میں داخل ہو گئی ہندو فوج نے اس علاقے کے نومسلم احمدیوں کو ارتداد پر مجبور کیا اور بہت سوں کو زدوکوب

باقی صفحہ پر

ضروری اعلان برائے مربیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کی بابت اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اس کی اشاعت آئندہ جلسہ سالانہ تک دس ہزار ہو جانی چاہیے۔ آپ اپنے حلقہ میں اس امر کی بابت سارا سال خصوصیت سے توجہ دیں اور ہر رپورٹ کے ساتھ اس کی اطلاع آئندہ نظارت کو بھجواتے رہیں

ناظر اصلاح وارشاد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر مسعود احمد دہلوی، سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

۱۳ صلح ۱۳۶۲ ہش

نامساعد حالات میں غلبۂ حق کا یقینی ذریعہ

مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو پیش آنے والے واقعات اس امر پر گواہ ہیں کہ مومنوں کو راہِ حق میں بسا اوقات نامساعد حالات اور بہت عظیم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی تو نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ان کی ہستی ہی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ وہ ان نامساعد حالات کا بڑے عزم و استقلال اور صبر و استقامت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر انہیں مقابلہ کے ظاہری اسباب میسر بھی ہوں تب بھی وہ ان پر قطعاً بھروسہ نہیں کرتے بلکہ ان کا تمام تر بھروسہ اور توکل اپنے خدا پر ہوتا ہے۔ وہ اسی کی طرف جھکتے ہیں اور اس قدر جھکتے ہیں کہ بس اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسے ہی اپنا کارساز بناتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ قادر و عزیز اور صادق الوعد خدا ان کی مدد کو آتا ہے اور اپنے تصرفِ خاص سے حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو پہلے درپے آزار تھے اپنے کئے پر پشیمان ہو کر ان کے ہمنوا دوست اور ساتھی بن جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اسی کا ہو رہنے میں مومنوں کا طرزِ عمل اس آسمانی ہدایت کے عین مطابق ہوتا ہے جو ایسے حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو ملی اور جس پر انہوں نے عمل پیرا ہو کر دکھایا اور صبر و استقامت اور تبتل و توکل کا عدیم النظیر نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ وہ کیا ہدایت تھی جو مکی دور کے انتہائی نامساعد حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی وساطت سے آپ کے صحابہؓ کو ملی؟ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورۂ مزمل میں جو مکی دور میں نازل ہوئی فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور تمام علائق سے کٹ کر اسی کا ہو جا۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس اسی کو اپنا کارساز بنا اور جو کچھ وہ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اس پر صبر کر اور وقار کے ساتھ ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے (یعنی میرے اور ان کے معاملہ میں دخل نہ دے) اور ان کو کچھ مہلت دے۔

ان آیات میں مخالفوں کی طرف سے پہنچائی جانے والی ایذاؤں کے دوران مومنوں کو تبتل یعنی خدا کی طرف جھکنے اور اسی کا ہو رہنے کی تلقین کے علاوہ، صرف خدا کو ہی اپنا کارساز بنانے اور ایذا رسانیوں پر صبر کرنے اور ایذا پہنچانے والوں کا معاملہ خدا کے سپرد کر دینے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اس ہدایت میں بنیادی اہمیت تبتل یعنی خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اسی کا ہو رہنے کو حاصل ہے۔ کیونکہ جب تک ایک مومن کلی طور پر خدا کا نہ ہو رہے۔ نہ اسے خدا کو اپنا کارساز بنانے کی توفیق مل سکتی ہے اور نہ ہی وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ زبان سے یہ کہنا تو آسان ہے کہ اے خدا ہم تیرے ہی ہیں اور تجھ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے لیکن اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا آسان نہیں ہے۔ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس اقرار کو ہی کہ ہم خدا کے ہیں اور ہمارا اسی پر بھروسہ ہے تبتل کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تبتل کا حق ادا کرنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کے لئے انسان کو اپنے اوپر ایک فنا اور موت کی کیفیت وارد کرنا پڑتی ہے۔ اس فنا اور موت کی کیفیت سے کیا مراد ہے اس پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بہت پُر معارف اور بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کے عملی تقاضوں کو خوب کھول کر بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت کسی کو متبتل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام اور رضا کو دنیا اور اس کے متعلقات و مکروہات پر مقدم کرے۔ کوئی رسم و عادت، کوئی قومی اصول اس کا رہزن نہ ہو سکے۔ نہ نفس رہزن ہو سکے، نہ بھائی، نہ جورو، نہ بیٹا نہ باپ۔ غرض کوئی شے اور کوئی متنفس اس کو خدا تعالیٰ کے احکام اور رضا کے مقابلہ میں اپنے اثر کے نیچے نہ لا سکے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ایسا اپنے آپ کو کھو دے کہ اس پر فنائے اتم طاری ہو جاوے اور اس کی ساری خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد ہو کر خدا ہی خدا رہ جاوے۔ دنیا کے تعلقات بسا اوقات خطرناک رہزن ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ پس تبتل تام کی صورت میں یہ ضروری امر ہے کہ ایک سکر اور فنا انسان پر وارد ہو مگر نہ ایسی کہ وہ اسے خدا سے گم کرے بلکہ خدا میں گم کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۵۸)

یہی وہ حقیقی تبتل ہے جس کا اعلیٰ و اکمل ترین نمونہ اس دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ جس سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا:۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ (الانعام آیت ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے (یعنی اعلان کر دے) کہ میری نماز میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس (یعنی توحید خالص کے قیام) کا حکم دیا گیا ہے اور میں (خدائے واحد کے حضور) سب سے پہلے سرِ اطاعت خم کرنے والا ہوں۔

اور تبتل تام کا یہی اعلیٰ نمونہ علیٰ قدرِ مراتب صحابہ کرامؓ نے دکھایا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کے معزز لقب سے سرفراز فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں اسی تبتل تام کا حسب استعداد و استطاعت نمونہ اس زمانہ میں پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کو منتخب کیا ہے۔ پہلے بھی اسلام تبتل تام کے اس عملی نمونہ سے غالب آیا تھا اور اب بھی اسی نمونہ سے غالب آئے گا۔

خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے

خدا کی باتیں پوری ہو کے رہیں گی۔ خدا کا دین غالب آئے گا مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے دن کو قریب تر لانے کی مہم میں ہمیں خدا کے فضل سے کس قدر قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء میں فرماتے ہیں۔

"دینِ اسلام کی خاطر جماعت کو جب بھی ضرورت پڑے گی وہ سب کچھ پیش کر دیں گے مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے اور ان مخلصین کی تعداد انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے جائیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اموال میں بیحد برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط (۲)

اسلامی پردہ کی حکمتیں اور بعض اعتراضات کے جواب

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

ایک وضاحت

چہرے کے پردے کے ضمن میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ بعض اوقات عورتوں کے کام کی نوعیت ایسی ہو سکتی ہے جہاں پر ان کو صرف کام کے اوقات میں چہرہ کے پردہ سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً لیڈی ڈاکٹرز وغیرہ اسی طرح سے بیرونی ممالک کے عریاں اور عملاً ننگے ماحول میں کسی عورت کا سوائے چہرہ کے باقی جسم کو اچھی طرح چھپانا اور جسمانی نشیب و فراز کو نمایاں نہ کرنا بھی ان ممالک کے معاشرے کی خراب ترین صورت حال کے پیشِ نظر جائز ہے۔ ایسی صورت میں بھی جہاں مجبوراً چہرے کا پردہ عارضی طور پر یا ملک کی صورتِ حال کے مطابق قریباً قریباً مستقل طور پر ترک کرنا پڑے وہاں یہ بات ضرور پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ سنگھار پٹار نہ کر کے گھر سے نکلا جائے اور سر پر ایسا رومال یا دوپٹہ ہو جو چہرے کا ممکنہ حصہ ایک دائرے کی صورت میں ڈھانپے رکھے اور سارا چہرہ کلی طور پر بے حجاب نہ ہو۔ یہ صورت صرف عریانی مادہ پرستی میں ڈوبے ہوئے یورپی معاشرے میں وہ مجبوراً قابلِ قبول ہے۔ پاکستان یا دیگر ایشیائی ممالک میں جہاں برقعہ مروج ہے وہاں اس استثناء کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہ بات بھی ضروری ہے کہ یہ استثنائی صورتیں نظام جماعت کی اجازت سے اختیار کی جائیں اور اپنے طور پر کوئی استثناء اپنے لیے جائز نہ سمجھا جائے۔

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگوں نے عورت کے چہرہ کے پردہ کے خلاف یہ دلیل دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کو بھی حکم فرمایا ہے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ۔

کہ مردوں سے آنکھیں نہ ملائیں اور نظریں نیچی رکھیں حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ پردہ سے یہ تو ہرگز منشاء نہیں ہے کہ عورتیں چہرے کا ایسا پردہ کریں کہ اندھی ہو کر رہ جائیں اور آنکھوں سے دیکھ بھی نہ سکیں یا سانس بھی رکنے لگے اور آج کل تو جو برقع کی صورت میں پردہ کیا جاتا ہے اس میں آنکھیں اور ناک عموماً پردہ سے باہر رکھا جاتا ہے یا آنکھوں پر باریک قسم کی جالی ہوتی ہے جس سے عورت کی نظر میں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ ہر بیرونی چیز ویسے ہی دیکھ سکتی ہے۔ جیسے کہ بغیر پردہ والی عورت دیکھتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے عورت کو بھی حکم دیا کہ وہ خواہ برقعہ اوڑھے ہو یا جلباب چادر وغیرہ اس پر بھی غضِ بصر (غیر مردوں کی طرف نہ دیکھنا) ویسے ہی واجب ہے جیسے کہ مردوں پر واجب ہے چونکہ وہ پردہ میں ہونے کے باوجود بیرونی دنیا کا سب کچھ بخوبی دیکھ سکتی ہیں اسلئے غضِ بصر اس پر بھی لازم ہو گیا

یاد رہے کہ غضِ بصر کے حکم سے یا چہرہ کے پردہ کے حکم سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ گھروں سے باہر عورتوں اور مردوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جائے تاکہ وہ ایک دوسرے کو بالکل دیکھ ہی نہ سکیں اور نہ کوئی سودا سلف اور لین دین کر سکیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی دوسری اصولی ہدایت اور حکم موجود ہے کہ مردوں کے ماحول اور دائرہ میں عورتیں بلا ضرورت نہ جائیں اور عورتوں کے دائرہ میں مرد بلا اشد ضرورت نہ جائیں اور کوئی اجنبی یعنی غیر محرم مرد اور عورت کبھی کسی علیحدہ جگہ عملاً اور بلا ضرورت اکٹھے نہ ہوں۔ پس غضِ بصر یعنی نظریں نیچی رکھنے کے حکم میں اصل حکمت یہ ہے کہ جیسا کہ علم النفس کے ماہرین یہ جانتے ہیں عورت اور مرد کے باہمی تعلقات کی ابتداء ہمیشہ دونوں کی نظریں ملنے سے ہوتی ہے اور انسانی نظر میں اتنی جاذبیت اور مقناطیسیت ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کی طرف دیکھتا ہے تو خواہ دوسرے کی نظریں نیچی بھی ہوں پھر بھی عموماً اس پر اثر پڑ جاتا ہے اور اسے شعور ہو جاتا ہے کہ اس وقت اسے کوئی خاص طور پر دیکھ رہا ہے۔ اس لیے دونوں کی نظریں باہم ملنے سے بچانے کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ دونوں کو غضِ بصر کا حکم دیا جاتا ہے اس طرح گویا گناہ کی پہلی سیڑھی سے ہی گناہ کو روک دینے کا سامان کر دیا گیا ہے۔ نیز اس غضِ بصر کے حکم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بدرجہ اولیٰ ملحوظ رکھا ہے کہ دنیا کی غیر مسلم قوموں کی لاکھوں غیر مسلم بے پردہ بلکہ نیم عریاں عورتیں جو یورپ وغیرہ میں ہر عام پھرتی ہیں اسلامی معاشرہ کے مردوں کو ان پر نظر ڈالنے سے روکا جائے اور وہ ان کی بے پردگی کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ اسی لیے حدیث شریف میں حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر مسلم مرد و عورت کو حکم دیا کہ لَكَ الْاُولٰى وَعَلَيْكَ الثَّانِيَةُ کہ پہلی نظر جو اتفاقیہ طور پر اور اچانک پڑ جائے وہ تجھے معاف ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں مگر دوبارہ اُسی چہرے پر نظر ڈالنے پر ضرور مواخذہ کیا جائے گا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک گنہگار اور قابلِ گرفت ہوگا۔ نیز یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ مسلمان کہلانے والی بہت سی عورتیں پردہ کی اس پابندی سے بغاوت کر کے نام نہاد آزادیٔ نسواں کے نام پر پردہ اتار پھینکیں گی اور زیب و زینت کے سامان سے میک اَپ کر کے ہر عام گھوما پھرا کریں گی لہٰذا ان کے شر سے بھی مومنوں کو بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے غضِ بصر کا حکم دیا ہے۔ پس یہ دلیل بالبداہت غلط ہوئی کہ اگر اسلامی پردہ میں عورت کا چہرہ بھی شامل ہوتا تو مردوں کو ان کے چہرے پر نظر ڈالنے سے منع نہ کیا جاتا اور غضِ بصر کا حکم نہ دیا جاتا۔

گھروں میں احتیاط

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اس آیت میں غضِ بصر یعنی نظریں نیچی رکھنے کے حکم میں انسان کے اپنے خاندان کا وسیع ماحول بھی شامل ہے جہاں چچا زاد خالہ زاد پھوپھی زاد اور دوسرے ایسے قریبی رشتہ دار کی آپس میں شادیاں ہو سکتی ہیں یا نہیں بھی ہو سکتیں ایسے طور پر رہتے اور آتے جاتے ہیں کہ عورت کے لیے ہر وقت گھروں میں چہرہ کا چھپائے رکھنا اور پورا پردہ وغیرہ کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ سب ایک ہی خاندان کے فرد تصور کیے جاتے اور باہمی قرابتوں کی وجہ سے ان کا گھروں میں ایک حد تک آزادانہ آنا جانا ہوتا ہے اگر وہاں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں طبعی حجاب و حیا تکلف اور غضِ بصر نہ رہے تو یقیناً بُرے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ناہنجار واقعات کا خدشہ ہوتا ہے۔

حسبِ ضرورت باہر کام کرنے کا جواز

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے عورت کا دائرہ عمل عمومی طور پر اس کے گھر تک محدود ہونے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ عورت گھر میں قید ہو کر رہ جائے اور نہ ابتدائے اسلام میں مسلمان عورتیں ایسا کرتی تھیں۔ عورت کا دائرۂ عمل اس کا گھر ہونے کے باوجود حسبِ ضرورت اور پردہ میں رہتے ہوئے جس میں ضرورت کے تحت نظامِ جماعت کی اجازت سے نرمی بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ وہ ہر ضروری کام کے لیے باہر جا سکتی ہے مگر خواہ مخواہ بلا ضرورت محض تفریح اور مردوں کے دائرہ عمل میں دخل اندازی کرنے اور ان پر اپنی جسمانی حسن خوبیاں اور زینت ظاہر کرنے کے لیے ہرگز نہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بیٹیاں اور خاندان کی مستورات اور دیگر صحابیات باہر کھیتوں میں کام کے لیے اور جنگوں میں نیز ہوا خوری یا نماز اور علم سیکھنے، سکھانے وغیرہ کے لیے باہر بھی جایا کرتی تھیں مگر پردہ کی رعایت کے ساتھ جاتی تھیں اور مگر ایسے خوبصورت بھڑکیلے لباس یا چادریں استعمال نہیں کرتی تھیں مگر جو بازار یا راستے یا کسی اجتماع میں خواہ مخواہ عوام کی نظریں ان کی طرف متوجہ کرنے اور فتنہ کا موجب ہوں اور اسی میں ایک مومن عورت کی شان اور آن اور احسان مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اور
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ سے واضح ہے کہ مومن

عورت کے لیے یہ ناجائز ممنوع اور گناہ کی بات ہے کہ وہ از خود اور جانتے بوجھتے ہوئے عملاً اپنی جسمانی یا مصنوعی خوبصورتی اور حسن و جمال کو گھر کی چار دیواری سے باہر اس لیے ظاہر کرے کہ مرد یا عورتیں اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس کی تعریف کے پل باندھیں۔ اسی طرح یہ بھی ناجائز ہے کہ وہ اس بارے میں بے احتیاطی سے کام لے کر اپنی کسی خوبصورتی اور جاذبیت کے عام اظہار کی مرتکب ہو۔

پردہ مانعِ ترقی نہیں

یہ کہنا کہ اسلامی پردہ کرنے کی وجہ سے عورتوں کی ترقی رکتی ہے اور وہ دنیا میں پس ماندہ رہتی ہیں یا ان کی صحت خراب ہوتی ہے بالکل غلط ہے اپنی زینت کو چھپا کر اور پردہ میں رہ کر بھی سب کچھ کر سکتی ہے اور ڈاکٹر، استانی، نرس، پروفیسر، ایڈیٹر و سائنسدان سوشل ورکر غرضیکہ قومی ضرورت اور ہنگامی حالات میں سب کچھ بن سکتی ہے اور بیک وقت پردہ کی رعایت بھی رکھ سکتی ہے جیسے کہ ایک احمدی بچی نے حال ہی میں پہلے پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی کیا اور تمام ریکارڈ توڑے پھر عربانیت کے گڑھ برطانیہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی اور یہ ساری تعلیم پردے میں رہ کر برقعہ پہن کر حاصل کی صرف نیت ہمت خوفِ خدا اور دینی احکام کی اہمیت کے احساس کی ضرورت ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ پردہ دار عورت، مردوں عورتوں کی مشترکہ کلبوں اور سیٹاؤں تھیٹروں اور دیگر لہو و لعب اور آزاد پارٹیوں میں شریک نہیں ہو سکتی اسی طرح پردہ صحت کے اصولوں اور ورزشی کھیلوں میں اپنے دائرہ کے اندر رہ کر حصہ لینے میں بھی ہرگز کوئی روک پیدا نہیں کرتا۔ آخر وہ کونسی ترقی کا زینہ ہے جو پردہ دار عورتوں سے نہیں چڑھا جا سکا اور بے پردہ چڑھتی جا رہی ہیں۔

پردہ کا چوتھا قرآنی ثبوت

چہارم قرآن کریم کی ایک اور آیت جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی پردہ میں عورت کا چہرہ یقیناً شامل ہے وہ یہ ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَۃٍ۔

یعنی وہ عورتیں جو کہ بوڑھی ہو گئی ہوں اور نکاح کے قابل نہیں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے کپڑے اتار کر رکھ دیں اس طرح کہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں۔ اس سے ثابت ہے کہ اسلامی پردہ میں عورت کا چہرہ شامل ہے۔ کیونکہ اس آیت میں ایسی عورتوں کو پردہ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے جو بوڑھی اور معمر ہو جائیں اور نکاح اور بچے پیدا کرنے کے قابل نہ رہیں اب اگر بفرضِ محال اسلامی پردہ اتنا ہی ہے کہ اپنی خمار اور جلباب سے اپنا سر اور جسم کے دوسرے حصے چھپا کر عورت باہر نکلا کرے اور چہرہ بے شک کھلا رہے تو مذکورہ بالا اجازت کا یہ مطلب ہو ہوگا کہ بوڑھی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ گھر میں اور بیرونِ گھر اپنا لباس کپڑے وغیرہ اتار کر یعنی ننگے سر ننگے گوڑھے اور ننگے سینہ گھوم پھر سکتی ہے حالانکہ یہ بالبداہت غلط بلکہ نہایت شرمناک ہے خواہ عورت کتنی بھی بوڑھی ہو بلکہ گھر کے اندر جوان عزیزوں اور اور محرم مردوں کے سامنے بھی ایسا کرنا معمر اور بزرگ عورت کے لیے نہ صرف ناجائز بلکہ عملاً نہایت مکروہ اور برا ہوگا۔ گویا اس صورت میں ان یَضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ کے یہ صریح غلط اور ناقابلِ عمل معنے کرنے پڑیں گے کہ چہرہ اور ہاتھ تو پہلے ہی ننگے تھے کیونکہ وہ ان لوگوں کے نزدیک پردہ میں شامل نہیں اب اس آیت کے ذریعہ معمر عورت کے لیے سینہ اور بازو بلکہ بدن ننگا کرنا جائز ہو گیا ۔ حالانکہ اس آیت کا مسلمہ طور پر یہ مطلب نہیں ہے اور نہ کسی صورت میں بھی یہ قابلِ تسلیم ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس آیت کے اصل حقیقی معنی یہی ہیں کہ معمر عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے آخری عمر میں گھر اور باہر بھی چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھنے کی اجازت دی ہے اور انہیں اس پردہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ اپنی دوسری زینتوں اور خوبصورتی کو تبرج یعنی خود ظاہر کرنے سے پرہیز کریں۔ پھر بھی آگے فرمایا وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّھُنَّ کہ معمر ہو جانے کے بعد بھی ان کا بچے رہنا یعنی پردہ میں رہنا ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پس ضمنی طور پر یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل ہے وھو المراد۔

جسمانی ساخت اور صلاحیتوں میں صریح فرق

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے اسلامی پردہ کے بارے میں قرآنی احکام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ اور آپ کا اسوۂ حسنہ اور صحابیاتِ کرام کے عملی نمونہ سے مجموعی طور پر یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ اسلامی معاشرہ میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کا عام اور کھلے بندوں بغیر پردہ کے آزادانہ اختلاط اور میل جول خواہ وہ تفریحی پروگراموں کے لیے ہو یا کاروباری اور ذاتی امور کے لیے اس کے مہلک اور اخلاق سوز نتائج کے پیشِ نظر سخت ممنوع ہے۔ اسلام میں عورتوں اور مردوں کے دائرہ عمل کی حدیں مقرر ہیں جن سے بلا اشد ضرورت تجاوز کرنا ناجائز اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اس تجاوز سے اخلاقی اور معاشرتی مسلمہ خرابیوں کے علاوہ تجربہ اور مشاہدہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ درحقیقت نہ عورتیں مردوں کے دائرۂ عمل میں دخل اندازی کر کے مردوں کے کام اور ذمہ داریاں کامیابی سے نتیجہ خیز طور پر سنبھال سکتی ہیں اور نہ ہی مرد عورتوں کے حلقہ میں گھر ہستی کاموں اور بچوں کی پیدائش پرورش اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ادا کر سکتے ہیں کیونکہ فطری اور عام جسمانی لحاظ سے باوجود ایک ہی جنس کے افراد ہونے کے دونوں کی جسمانی ساخت قوت ہمت اور صلاحیت وغیرہ میں ان کی ذمہ داریوں کے مطابق صانع قدرت نے بہت فرق رکھا ہے عمومی طور پر علیحدہ علیحدہ استعدادیں انہیں بخشی گئی ہیں گو اس سلسلہ میں بعض استثنائی صورتیں اور غیر معمولی صلاحیتوں کی بعض عورتیں اور مرد بھی سامنے آسکتے ہیں اور قوم کی ہنگامی ضرورتوں کے لیے بھی کچھ استثنائی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں مگر ایسی مستثنیات سے مسلمہ اصول نہیں بدلا کرتے۔

آزادانہ اختلاط اور بے پردگی کا واضح نقصان

یہ بھی ظاہر ہے کہ مردوں کے دائرۂ عمل میں بیشتر کام اور ذمہ داریاں ایسی ہیں جو شدید محنت مشقت جرأت مضبوط قویٰ رعب و دبدبہ اور حکمتِ عملی اور ہر محل نرمی و سختی کی متقاضی ہوتی ہیں لیکن عورت کی نازک اندامی اور مرد کے مقابل پر نسبتاً کمزور جسم اور اُسے مردوں کے ماحول میں پوری طرح کامیابی سے ہمکنار کرنے کی بجائے عملاً اسے مرد عوام کے لیے ایک رکاوٹ اور جنسی مسئلہ بنا دیتا اور مردوں کی توجہ کو بانٹے رکھتا ہے کیونکہ عام مرد صنف نازک کی طرف اپنے فطری میلان کے جذبہ کی وجہ سے اپنی اصل ذمہ داریوں کی طرف سے صحیح طور پر متوجہ ہونے کی بجائے کم از کم ذہنی طور پر ضرور اپنے درمیان بیٹھی یا چلتی پھرتی عورتوں کی طرف اور عورتیں ان کی طرف توجہ اور میلان کا شکار رہیں گی اِلَّا مَاشَاءَ اللہ پس مردوں اور عورتوں کا ایک ماحول میں بلا روک اور بلا حجاب مستقل طور پر اکٹھے کام کرنا اللہ تعالیٰ کے واضح احکام کی خلاف ورزی کے علاوہ نہ چاہتے ہوئے بھی یقیناً دونوں کے باہمی جنسی میلان اور اصل ذمہ داریوں سے توجہ ہٹنے کا موجب ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے۔ جیسے یورپ میں ہو رہا ہے اور جس سے اب تنگ آکر یورپ کے لوگ پریشان کن حالات سے دوچار ہیں ان کی گھریلو لائف عملاً ختم ہے اور اخلاقی پستی اور جنسی بے راہ روی انتہا کو پہنچ رہی ہے۔

مقناطیسی طاقتیں

رہا مساوات اور انصاف کا سوال سو واضح رہے کہ مردوں کے ماحول اور دائرۂ عمل میں مخلوط طور پر عورتوں کو مردانہ ذمہ داریاں نہ سونپنا ان سے ہرگز ناانصافی نہیں اور نہ ان کی کمزوری کا موجب یا حق تلفی ہے بلکہ اس کے برعکس ان سے ناانصافی اور کمزوری تو یہ ہوگی کہ انہیں اپنی فطری صلاحیتوں کے مطابق چادر اور چار دیواری میں مشغول رہنے دینے کی بجائے وہاں سے نکال کر پبلک میں نمایاں کیا جائے اور مردوں والے کام اور ذمہ داریاں انہیں برسرِ عام سونپ کر ان کے خاص زنانہ وقار و عزت اور فطری شرم و حیا اور عزت و آن کو مسخ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک ناقابلِ انکار اور اٹل حقیقت ہے کہ غیر محرم مرد اور عورتیں جہاں بھی باہم آزادانہ اور بلا حجاب اکٹھے ہوں گے اور بلا روک ٹوک میل جول رکھیں گے۔ (خواہ یہ باہمی میل جول دفتری کام اور ڈیوٹی کے سلسلہ میں ہی ہو) وہاں اخلاقی اور جنسی بے راہ روی کا مہیب خطرہ ہو گا جیسا کہ یورپ میں ہو رہا ہے کیونکہ مسلمہ اصول کے مطابق جب اور جہاں بھی منفی اور مثبت طاقتیں یا جذبے باہم قریب ہوں گے تو دونوں کی مقناطیسی رَو ضرور انہیں باہم ملانے کے لیے حرکت میں رہے گی جس کے نتیجہ میں برقی رَو کی طرح ایک تیسری طاقت کا پیدا ہونا ناگزیر ہوگا۔ آپ دیا سلائی کی ایک تیلی ماچس پر رگڑتے بھی رہیں اور دیکھنے والوں کو یہ بھی یقین دلاتے رہیں کہ کوئی شعلہ پیدا نہیں ہوا یا نہیں ہوگا تو اس کا مطلب سوائے ناظرین کو بے وقوف بنانے کے یا اپنے آپ کو خوش فہمی میں مبتلا رکھنے اور دھوکہ دینے کے اور کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔

غلط موقف

اسی طرح اگر صنفِ نازک کے آزاد طبقہ کا مذکورہ بالا موقف درست ہے تو پھر مرد بھی کسی وقت عورتوں کے خلاف یہ اعتراض اٹھا سکتے ہیں کہ ان سے بے انصافی ہو رہی ہے کیونکہ انسان کو جنم دینے کا مقدس فریضہ صرف صنفِ نازک کو کیوں سونپا گیا ہے قدرت مردوں سے یہ کام کیوں نہیں لیتی اور مساوات کے اصول کے خلاف یہ فضیلت اور خصوصیت صرف عورت کو کیوں سونپ دی گئی ہے کہ سردارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیا کے دیگر سب مقدس اور مطہر لوگوں کی پیدائش صرف عورت کی کوکھ سے ہوئی اور ہوتی ہے مردوں کی کوکھ سے ایسے نافع الناس اور مقدس لوگ پیدا کیوں نہیں کئے گئے اور یہ شرف صرف صنفِ نازک کو کیوں عطا کیا گیا ہے لہٰذا قدرت کو مردوں سے انصاف کرنا چاہیئے اور بچوں کو جنم دینے اور ان کو پالنے اور تربیت کرنے کی تمام زنانہ صلاحیتیں انہیں بھی عطا کی جائیں۔ پس جس طرح مردوں کا یہ موقف غلط اور لایعنی ہوگا اسی طرح آج کی صنفِ نازک کا اپنے گھر کی ذمہ داریوں اور بچوں کی نگہداشت سے پیچھا چھڑا کر خواہ مخواہ بلا ضرورت مردوں کی دنیا اور ماحول میں بلا حجاب گھسنا اور اپنے آپ کو اس لحاظ سے مرد کے برابر ثابت کرنے کی کوشش کرنا ایک غیر فطری اور غیر ضروری اقدام ہے۔ اور جیسا کہ مثل مشہور ہے جس کا کام اسی کو ساجھے مرد و عورت کے لیے اصولی اور عمومی طور پر صرف وہی دائرۂ عمل اپنی اپنی جگہ مناسب اور مفید نتائج کا حامل ہے جو صانع قدرت کی طرف سے دونوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے ورنہ نتیجہ وہی ہوگا جو کوّے کے موروں میں شامل ہونے یا موروں کے کوؤں میں شامل ہونے سے ہوتا ہے جیسا کہ آجکل بعض لڑکے اور لڑکیاں بازاروں میں ایسے لباسوں اور ہیئت میں نظر آتے ہیں کہ لڑکی پر لڑکا ہونے کا شبہ ہوتا ہے اور لڑکے پر لڑکی ہونے کا گویا دونوں نہ اِدھر کے رہتے ہیں نہ اُدھر کے البتہ آوارہ اور تماشبینوں کے لیے مزید دلچسپی کا سامان بن جاتے ہیں۔ یورپین تہذیب اسی متعدی بیماری کی وجہ سے اپنی موت آپ مر رہی ہے

عورت محتاج نہیں بلکہ برابر کی حقدار ہے

یاد رہے کہ اسلام میں عورت کا دائرۂ عمل عمومی طور پر گھریلو امور تک محدود ہونے سے یہ مطلب نہیں کہ اسلام عورت کو مالی اور اقتصادی لحاظ سے مرد کا محتاج اور مرہونِ منت رکھنا چاہتا ہے۔ اسلام نے خاوند کو ربّ البیت اور گھر کی تمام ضروریات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور بیوی بچوں کی ہر جائز ضروریات پوری کرنا اس پر فرض قرار دیا ہے۔ اور یہ امر بیوی پر مرد کا احسان نہیں بلکہ اسے ایک فریضہ اور بیوی کا حق قرار دیا گیا ہے۔ نیز ادائیگی حقوق کے لحاظ سے میاں بیوی دونوں پر ایک جیسی ذمہ داری اور فرض ہیں۔

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

حسنِ سلوک خدمت گزاری ہمدردی وغیرہ جس طرح بیوی پر واجب ہے اسی طرح مرد پر بھی لازم ہے کہ وہ بیوی سے ویسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر اچھا سلوک کرے پس عورت کو اللہ تعالیٰ نے مرد کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا نہ اسے محتاج رکھا ہے بلکہ مرد کو حکم ہے کہ بیوی کی ہر ضرورت اپنے سے بھی پہلے ویسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری کرے جس طرح وہ اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور اگر مرد ایسا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور معاشرہ اور اسٹیٹ کا مجرم ٹھہرتا ہے اور مستوجب سزا ہے اس کے علاوہ اسلام میں عورت اپنے مہر اور جہیز نیز اپنی جائیداد اور اپنی ہر پرائیویٹ ذاتی آمد کی بھی واحد مالک و مختار ہے۔ یعنی اسلامی قانون کی رو سے خاوند اپنی آمد بیوی پر خرچ کرنے کا پابند ہے لیکن بیوی اپنی آمد یا دولت خاوند پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ کرنے کی پابند نہیں اور یورپی معاشرے کی طرح عورت کو کمانے کی مشقت سے آزاد کرتا ہے تاہم اگر عورت کمانا چاہے تو اس پر پابندی نہیں بلکہ اس کے خاوند پر پابندی ہے کہ اس کی آمد سے خرچ کرنے پر اصرار نہ کرے۔ پس اسلام میں بیوی کا اپنے شوہر کی غلام یا محتاج ہکورہ جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو نگران اور عورت کا قوام ٹھہرایا ہے اور عقل اور فہم وادراک اور جسمانی قویٰ بھی اُسے عورت سے زیادہ مضبوط دیئے ہیں لیکن مرد کے ایسے فرائض مقرر کر دیئے اور اس پر ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں کہ ان پر عمل سے عورت کی حق تلفی کا امکان ہی نہیں رہتا اور نہ عورت مرد کی مرہونِ منت یا غلام رہتی ہے بلکہ دونوں نکاح کے ذریعہ ایک مساوی اور برابر کے حقوق پر مشتمل معاہدہ پر عمل کرنا اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں تاہم اس کے باوجود مرد کا عورت پر قوام ہونا اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔

دونوں کے نظام جسمانی میں واضح فرق

یہاں مختصر طور پر یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ اگرچہ عمومی طور پر مرد اور عورت اپنی جسمانی قوتوں کے لحاظ سے بظاہر مساوی نظر آتے ہیں لیکن دونوں میں نمایاں استعدادی فرق اور دونوں کے جسم کے بعض حصوں کی ساخت میں فرق اور نظامِ جسمانی میں واضح تفاوت اور اختلاف نیز ایک کا قوتِ مؤثرہ اور دوسرے کا قوتِ متأثرہ سے بہرہ ور ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ صانعِ قدرت کا مقصود دونوں سے ایک جیسا کام لینا ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی دونوں ایک دوسرے کے دائرۂ عمل کی خدمات اور ذمہ داریاں کامیابی سے سنبھال سکتے ہیں۔

پس جیسا کہ حضرت اقدس ..... نے مندرجہ بالا عبارت میں اشارہ فرمایا ہے اس سے انکار نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ایک حقیقتِ ثابتہ ہے کہ عورت کا جسمانی نظام اس کی ذہنی اور جذباتی کیفیات عملی قوت اور صلاحیتیں کئی لحاظ سے مرد سے مختلف ہیں بلکہ جن امور میں مرد اور عورت ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے ماتحت مرد کو عورت کی نسبت وافر حصہ عطا کیا ہے اور فوقیت دی ہے کیونکہ عورت کے مقابل پر گھر سے باہر جن ذمہ داریوں کا بار اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالا ہے ان کا تقاضا ہے کہ مرد کو زائد قوتیں اور صلاحیتیں عطا ہوں۔

حضرت اقدس ..... اس سلسلہ میں فرماتے ہیں

"مرد کو عورتوں کی نسبت قویٰ زیادہ دیئے گئے ہیں اس وقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے حقوق (ہر طرح) مساوی ہیں ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے (یعنی لوگ مردوں کو قوامون اور گھر کے نگرانِ اعلیٰ اور ربّ البیت بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں) وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیج کر دیکھیں تو سہی کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف (مثلاً) ایک طرف تو اسے حمل ہے اور ایک طرف جنگ ہے وہ کیا کرے گی۔ غرضیکہ عورتوں میں مردوں کی نسبت قویٰ کمزور ہیں اور کم بھی ہیں اس لیے مرد کو چاہیئے کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے" (البدر ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء)

(باقی)

جلسہ سیرۃ النبی

۲۹ دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ساہیوال شہر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر منعقد ہوا۔ مکرم میاں محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی پھر مکرم صدر جلسہ نے اس جلسہ کی غرض پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد خاکسار (پروفیسر محمد طفیل نے) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمدردیٔ مخلوق" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد صدر اجلاس نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ" پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں صدر اجلاس نے دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(پروفیسر محمد طفیل سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ ساہیوال شہر)

اعلان دار القضاء

مکرمہ چاند بیگم صاحبہ بیوہ ملک عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف لاہور ملک خلیل احمد صاحب، جلیل الرحمٰن صاحب ملک جاوید الرحمٰن صاحب پرویز الرحمٰن صاحب بیگم انور رؤف صاحبہ بیگم بانو ریاض صاحبہ بیگم کوکب تنویر صاحبہ بیگم رفعت بشیر صاحبہ اور بیگم سہیلا فاروق صاحبہ پسران و دختران ملک عبدالرحمٰن صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ملک عبدالرحمٰن صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۱۲ رقبہ چار کنال ایک مرلہ اٹھاون مربع فٹ میں سے پہلا حصہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے نام ہے۔

استدعا ہے کہ مرحوم کا حصہ زمین ہم تمام وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظر دار القضاء)

مختصر رپورٹ
قیام گاہ مستورات

محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ ایم اے۔ گوجرانوالہ ★

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہمارا نوّے واں اور خلافتِ رابعہ کا پہلا جلسہ سالانہ اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا الحمد للہ اس الٰہی جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے پاکستان کے شرق و غرب اور شمال و جنوب کے علاوہ دنیا کے گوشے گوشے سے مہمان تشریف لائے۔ اور یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق۔ کا روح پرور نظارہ چشمِ فلک نے دیکھا۔

ہم سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، نگرانِ اعلیٰ کے بہت شکر گزار ہیں کہ آپ کی راہنمائی اور ذاتی نگرانی میں قیام گاہ مستورات کے تمام انتظامات باحسن تکمیل کو پہنچے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

دفتر ناظمہ:۔ سیدنا حضرت اقدس کے مہمانوں کے قیام اور جملہ ضروریات کے انتظامات دفتر ناظمہ کے تحت کئے گئے۔ ۲۶ اکتوبر سے دفتر ناظمہ سے متعلقہ امور سرانجام دیئے جاتے رہے۔

مکرمہ و محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ دختر مکرم ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب نے ناظمہ قیام گاہ مستورات کے فرائض انجام دیئے۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور مکرمہ امۃ الشکور امجد صاحبہ نے قیام گاہ کی نائبہ ناظمات کے طور پر کام کیا۔

مکرمہ و محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ باوجود گھٹنے میں تکلیف اور خرابیٔ طبیعت کے کمال ذمہ داری اور بڑی شفقت سے کارکنات کی راہنمائی فرماتی رہیں۔ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ تینوں قیام گاہوں میں صبح و شام دورہ فرماتیں اور شعبہ جات کے کام کا خود جائزہ لیتی رہیں۔ مکرمہ امۃ الشکور امجد صاحبہ بھی گاہے گاہے دوسری قیام گاہ کا دورہ فرماتیں۔ قیام گاہ نمبر ا میں تو آپ ہمہ وقت بڑی سرگرمی سے مصروف رہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ جزا سے نوازے۔ آئندہ بھی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور باقی کارکنات میں بھی یہ جذبہ منتقل ہوتا چلا جائے۔ آمین۔

دفتر ناظمہ ۲۳۔ دسمبر سے ۳۰ دسمبر تک چوبیس گھنٹے کھلا رہا۔ انچارج دفتر محترمہ بشریٰ امیر صاحبہ تھیں۔ محترمہ حفظہ محمودہ باجوہ صاحبہ نے نائبہ کی حیثیت سے کام کیا مکرمہ بشریٰ امیر صاحبہ رات کو دفتر میں ہی قیام فرماتیں اور پیش آنے والے تمام امور سرانجام دیتی رہیں۔ نائبہ دفتر بھی بڑی ذمہ داری سے متعلقہ کام کرتی رہیں۔

۲۳ دسمبر سے مہمان آنا شروع ہو گئے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام تین قیام گاہوں میں کیا گیا۔

قیام گاہ مستورات نمبر ۱: یہ قیام گاہ۔ لجنہ ہال۔ گیلریوں۔ ملحقہ برآمدہ جات۔ کمرہ دفتر لجنہ ربوہ۔ ۱۲ شامیانوں اور ۱۰۰ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔ اس قیام گاہ کی منتظمہ محترمہ امۃ النور پیر صاحبہ تھیں۔ محترمہ حمیرا امۃ الحمید اور محترمہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ نے آپ کی نائبات کے طور پر کام کیا۔ ان تینوں نے بڑی ذمہ داری سے مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھا۔ اس قیام گاہ میں مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۷۴۸ تھی۔

قیام گاہ مستورات نمبر ۲: یہ قیام گاہ۔ مہمان خانہ مستورات میں ۱۴ کمروں اور ۳۲ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔ اس قیام گاہ کا انتظام محترمہ نعیمہ حمید صاحبہ محترمہ شمیم فضل صاحبہ اور محترمہ رضیہ منیرہ صاحبہ نے بڑی محنت اور ذمہ داری سے کیا۔ آپ تینوں نے نہایت احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کئے۔ اس قیام گاہ میں مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۶۷۶ رہی۔

قیام گاہ مستورات نمبر ۳: غیر ملکی خواتین کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ اس قیام گاہ کی منتظمہ محترمہ امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ تھیں اس قیام گاہ میں امریکہ۔ نائیجیریا۔ گھانا۔ انڈونیشیا۔ جرمنی۔ سری لنکا۔ ماریشس جزائر فجی۔ سنگاپور۔ ملیشیا۔ اور گیانا کی ۳۹ خواتین اور ۳ بچوں نے قیام کیا۔

منتظمہ صاحبہ نے غیر ملکی خواتین کے آرام کا ممکن حد تک خیال رکھا۔ اپنے ساتھ مہمانوں کو جلسہ گاہ لے جاتی اور لاتی رہیں۔ مہمانوں کی تعداد میں مجموعی طور پر گزشتہ سال کی نسبت ۲۰ کی کمی رہی۔ مذکورہ قیام گاہوں کے علاوہ کثیر تعداد میں پرائیویٹ قیام گاہوں اور گھروں میں بھی مہمان ٹھہرے۔

حاضری کارکنات: ۲۳۔ دسمبر کو ۳ بجے سہ پہر کارکنات کی حاضری لی گئی اور بیجز تقسیم کئے گئے اس سال حاضری ۶۰ فیصد سے ۹۵ فیصد کے درمیان رہی۔ جب کہ گزشتہ سال ۷۱ فیصد سے ۶۸ فیصد تک کارکنات حاضر تھیں حاضر کارکنات نے خندہ پیشانی سے مہمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے چندہ وقفِ جدید کا وعدہ لکھوا دیا ہے؟

ناظم مال وقف جدید

کا استقبال کیا۔ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا اور ان کو آرام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنات کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

قیام گاہوں میں کام کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔

شعبہ استقبال۔ شعبہ اجرائے پرچی۔ شعبہ تقسیم کھانا۔ شعبہ آب رسانی۔ شعبہ صفائی۔ شعبہ سٹور و روشنی۔ شعبہ خدمت خلق۔ شعبہ طبی امداد۔ اور شعبہ رپورٹ۔

شعبہ استقبال:۔ مکرمہ درثمین صاحبہ اور محترمہ امۃ المتین بشریٰ نے اس شعبہ کی منتظمات کی حیثیت سے کام کیا۔ کارکنات نے مسکراتے چہروں سے مہمانوں کا استقبال کیا ان کو مقررہ جگہ پر پہنچایا۔ دورانِ قیام مہمانوں کی ملاقاتیں کروائیں۔ اور پھر سامان کی چٹیں بنا کر اور سامان گیٹ تک پہنچا کر مہمانوں کو رخصت کیا۔

شعبہ اجرائے پرچی:۔ محترمہ امۃ النصیر پیر اور مکرمہ امۃ الباسط ملک نے منتظمات اجرائے پرچی کی حیثیت سے کام کیا مکرم گل رعنا نے نائبہ کے فرائض ادا کئے۔

شعبہ تقسیم کھانا:۔ مکرمہ استانی خورشید انجم صاحبہ اور محترمہ منصورہ شفیق صاحبہ نے منتظمات تقسیم روٹی کی حیثیت سے کام کیا محترمہ رفیعہ جلال الدین فیصل آباد اور محترمہ سارہ قدسیہ صاحبہ نے مہمانوں میں سالن تقسیم کیا۔ آپ سب نے عمدگی سے کام کیا۔ کھانا بروقت پہنچتا رہا۔ کھانا اچھا تھا۔ نیز کھانا لانے والے بھی بڑا تعاون کرتے رہے۔

شعبہ آب رسانی:۔ محترمہ شاہدہ صدیقہ صاحبہ اور محترمہ راشدہ سدھو صاحبہ نے آب رسانی کا انتظام کیا۔ ٹینکر اور رسقوں کے ذریعے ڈرموں اور ٹنکیوں میں پانی بھروایا جاتا رہا۔ قیام گاہ نمبر ۲ میں ہر وقت میٹھا اور نمکین پانی وافر مقدار میں موجود رہا۔ اس قیام گاہ میں آب رسانی کا انتظام نہایت اطمینان بخش رہا۔

شعبہ صفائی:۔ محترمہ درثمین صاحبہ اور مکرمہ آصفہ فاروقی صاحبہ نے منتظمات صفائی کے طور پر کام کیا صفائی کا انتظام ٹھیک رہا۔ بارش کی وجہ سے قیام گاہ نمبر ۱ میں صفائی کروانے میں دقت پیش آئی۔ کیونکہ گراؤنڈ میں پانی کھڑا ہو گیا تھا اور کیچڑ بھی بہت زیادہ تھا قیام گاہ ۲ میں صفائی تسلی بخش تھی۔

شعبہ سٹور و روشنی:۔ اس شعبہ کی منتظمات محترمہ ہاجرہ امیر صاحبہ اور محترمہ نعیمہ مبارکہ صاحبہ تھیں۔ ۲۳ دسمبر کو سٹور میں سے سامان قیام گاہ ۱ میں بھی منتقل کیا گیا۔ دوران جلسہ کارکنات کو حسب ضرورت سٹور میں سے بالٹیاں اور ٹوکریاں وغیرہ نکال کر دی جاتیں۔ بالٹیاں دھونے کے لئے پانی گرم کیا جاتا۔ استعمال کے بعد سامان سٹور میں بند کیا جاتا۔ ۲۹ دسمبر کو تمام سامان واپس سٹور میں جمع کیا گیا۔

بجلی کی رو بند ہونے کی صورت میں لالٹینیں روشن کر کے کمروں میں پہنچائی گئیں جو بلب فیوز ہو گئے تھے ان کی جگہ نئے بلب لگوائے گئے۔

شعبہ خدمت خلق:۔ محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ مکرمہ بشریٰ ثمین صاحبہ اور محترمہ زینب بیگم صاحبہ اس شعبہ کی منتظمات تھیں۔ کارکنات نے مہمانوں کے سامان کی حفاظت کے لئے پہرہ اور نگرانی کا کام کیا نیز دوسرے شعبہ جات کے ساتھ بھی تعاون کیا۔

شعبہ طبی امداد:۔ لیڈی ڈاکٹر مکرمہ زبیدہ طاہر صاحبہ آف کراچی نے اپنی معاونات محترمہ ثمرینہ ہاشمی اور مکرمہ سلمیٰ ہاشمی کے ساتھ قیام گاہ ۱ میں مریضوں کا معائنہ کیا اور اپنے پاس سے ادویات دیں۔ ۲۸ دسمبر کی شام اس قیام گاہ میں ایک مہمان عورت کی طبیعت خراب ہو گئی تو ڈاکٹر نمود سحر صاحبہ ان کو فضل عمر ہسپتال میں لے کر گئیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹا عطا فرمایا۔

قیام گاہ ۲ میں لیڈی ڈاکٹر محترمہ نمود سحر اور محترمہ مبارکہ اصغری آف لاہور نے مریضوں کو دیکھ کر دوائیں دیں۔

شعبہ رپورٹ:۔ اس شعبہ کے تحت قیام گاہوں کی رپورٹ روزانہ صبح و شام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کی خدمت میں بھجوائی جاتی رہی۔ رجسٹر میں بھی تفصیل سے رپورٹ لکھی جاتی رہی۔ خاکسار کے ساتھ محترمہ جمیلہ امیر صاحبہ اور محترمہ فوزیہ حمید صاحبہ لاہور نے تعاون فرمایا۔

مردانہ نظامت:۔ ہم محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر مکرم مطیع الرحمٰن صاحب اور مکرم مبارک مجید صاحب اور ان کے عملہ کے ممنون ہیں کہ ان کا بہترین تعاون ہمیں حاصل رہا۔ آپ کے تعاون سے قیام گاہ مستورات کے تمام انتظامات کرنے میں بڑی سہولت رہی۔

دعا:۔ ۳۰ دسمبر کو ۹½ بجے صبح سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کارکنات سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے جلوے جلسہ کے دنوں میں بارش کی طرح برستے ہم نے دیکھے۔ ہر ایک بچی یا بہن جس نے عہد کیا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کروں گی اور اس عہد کو عمدگی سے نبھاتے ہوئے اس لئے مہمانوں کی خدمت کی کہ ان مہمانوں کی خدمت سیدنا حضرت مسیح موعود کیا کرتے تھے تو اس کی جزا میرے مولا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ضرور آپ کو جزا دے گا اور آپ کو ایمان اور تقویٰ میں بڑھائے گا۔"

ڈیوٹی کے لئے نام پیش کرنے کے سلسلہ میں آپ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ۲۴ اور ۲۵ دسمبر کو تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کام کرنے کے لئے فوج اتر آئی ہے مگر اس وقت ڈیوٹی نہیں لگائی جا سکتی کیونکہ پہلے کام کی تھوڑی سی ٹریننگ دینی ہوتی ہے اس لئے نومبر کے پہلے ہفتہ میں مکمل کوائف کے ساتھ یعنی عمر اور تعلیم کے ساتھ نام آنے چاہئیں تاکہ استعداد کے مطابق کام سونپا جا سکے۔ نیز فرمایا آئندہ سال ربوہ کی طرح باہر کے شہروں سے بھی ڈیوٹی فارم پُر کروائے جائیں گے۔ آپ نے کارکنات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ نام پیش کرنے کے بعد جہاں بھی ڈیوٹی لگائی جائے اُسے پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔ تمام کارکنات خصوصاً قیام گاہ کی کارکنات کی خوشکن حاضری پر آپ نے اظہارِ مسرت کیا ربوہ اور باہر کی کارکنات کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ نے دعا کروائی۔

دعا ہے کہ مولا کریم سیدنا حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کرنے والی کارکنات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا جذبۂ خدمت دن بدن ترقی کرتا چلا جائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

• میرے بھائی مکرم چوہدری اختر علی صاحب کئی روز سے بیمار چلے آ رہے ہیں تین چار روز تو حالت تشویش ناک رہی اب کچھ افاقہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(صفدر علی سویٹ شاپ اڈہ چھیپل باٹا پور۔ جی ٹی روڈ لاہور)

• ہمشیرہ اور اُن کے پوتے مکرم رشید احمد صاحب کو حادثہ پیش آیا ہے ہمشیرہ کی بائیں ٹانگ کاٹ دی گئی ہے اور اُن کے پوتے کی حالت بھی خراب ہے راولپنڈی میں ہولی فیملی ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت سے نوازے اور نئی زندگی عطا فرمائے۔

(عبدالرشید اختر انسپکٹر چونگی ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

• میری اہلیہ ممتاز بیگم صاحبہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں زبان اور جسم کے دائیں طرف فالج کا اثر ہے علاج جاری ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے۔ آمین۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی الطاہر پیپر ہاؤس لیاقت باغ۔ ربوہ)

• جماعت احمدیہ کراچی کے ایک مخلص دوست مکرم عبدالرحیم صاحب یونس ایک حادثہ میں پیش آ جانے کی وجہ سے کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ آج کل وہ اپنے بیٹے کے پاس چٹاگانگ میں ہیں اور وہیں پر زیر علاج ہیں احباب کرام دعا کریں شافیٔ مطلق اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ شفا بخشے۔ آمین۔

(مسعود احمد خورشید۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی پی ای سی ایچ۔ سوسائٹی کراچی)

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ رخصت کے ایام خدمتِ دین کیلئے وقف کرنا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مہتمم تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۵۲:-

میں سمیرا ناز بنت چوہدری ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) نقد ۱۵،۰۰۰/- روپے

(۲) طلائی چوڑیاں ۸ عدد وزنی ۸ تولہ مالیتی پندرہ ہزار روپے (۱۵،۰۰۰/- روپے)۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- سمیرا ناز مکان نمبر ۵ م گلی نمبر ۳۹ الف ۶/۱ اسلام آباد۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد اسرائیل احمد وصیت ۵۰۶۲

گواہ شد نمبر ۲:- چوہدری ناصر احمد وصیت نمبر ۱۵۸۱۸ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۵۳:-

میں محمد سعید ولد محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد سعید ولد محمد صدیق صاحب ۱۸۰/۵ بلاک نمبر ۶ فیڈرل بی ایریا کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- صدر دین کھوکھر وصیت نمبر ۱۴۵۷۵ سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی۔

گواہ شد نمبر ۲:- نور احمد گل وصیت ۲۲۴۷۶ کراچی۔

مسل نمبر ۲۵۱۵۴:-

میں بشیراں بیگم زوجہ رانا غلام قادر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گگو منڈی ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۴،۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

(۲) بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۰۰/- روپے

(۳) چوڑیاں طلائی " دو تولہ مالیتی ۴۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ۱۰۰/- ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- بشیراں بیگم زوجہ رانا غلام قادر صاحب انور ریڈیو سروس گگو منڈی ضلع وہاڑی

گواہ شد نمبر ۱:- غلام قادر خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- ڈاکٹر محمد رفیق وڑائچ ہیلتھ کلینک مین بازار گگو منڈی ضلع وہاڑی

مسل نمبر ۲۵۱۵۵:-

میں عنایت محمد ولد چوہدری جھنڈا قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۱ ۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

(۱) زرعی زمین ۱۷۔ ایکڑ واقع موضع جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ مالیتی تین لاکھ چالیس ہزار روپے ۳،۴۰،۰۰۰/-

(۲) مکان رہائشی مالیتی تیس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی تین لاکھ ستر ہزار ۳،۷۰،۰۰۰/- روپے)

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار (۸،۰۰۰/- روپے) روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عنایت محمد ولد چوہدری جھنڈا صاحب صدر جماعت احمدیہ جنڈو ساہی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۱:- چوہدری بشیر احمد صراف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ وصیت ۱۶۰۶۵

گواہ شد نمبر ۲:- محمد نواز پسر موصی۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں ۱۹۸۲ء تجدیدی فیس جمع کرادی ہو سربمہر ٹنڈر ۱۹۷۹ء کے کمپوزٹ شیڈول سے کم یا زائد مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مورخہ ۲۷/۳/۸۳ بوقت بارہ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے اور اسی وقت حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ جو حاضر ہونا پسند کریں۔

۱:- ٹنڈر مطلوبہ فارموں پر وصول کئے جائیں گے جو دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں کسی اور دفتر یا اور کسی کام کے لئے جاری ہونے والے ٹنڈر فارم قبول نہیں ہوگا۔

۲:- مقررہ زر ضمانت کال ڈیپازٹ کی شکل میں زیر دستخطی کے نام جھنگ کے کسی شیڈول بنک سے جاری کردہ ہمراہ ٹنڈر ہونا ضروری ہے۔

۳:- زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے منسوخ کر دے۔

۴:- ٹنڈر کی وصولی کے دن کوئی ٹنڈر فارم جاری نہیں کیا جائے گا۔

۵:- کام کی تفصیلات اور معاہدہ کی شرائط دفتر ہذا میں دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	معیاد
۱:-	جھنگ حفاظتی بند کے ساتھ از برجی ۰ تا ۱۵۰۰۰ ویٹنگ چینل بنانا	۱۰،۰۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	۳ ماہ

مہتمم صاحب جھنگ ڈویژن۔

ایل۔ سی۔ سی۔ ولیسٹ جھنگ

9.P.L-206

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ دوسرے روز کی کارروائی

کیا۔ ایک نومسلم احمدی کو چارپائی سے باندھ دیا اور اس کی چارپائی کے نیچے سوکھے پتے وغیرہ جمع کر کے ڈھیر لگا دیا۔ اور کہا کہ اگر تم نے اسلام نہ چھوڑا تو ان پتوں کو آگ لگا دی جائے گی۔ اور تم زندہ جل مرو گے۔ اس نومسلم نے نہایت اطمینان اور دلیری سے جواب دیا ہاں! میں جل کر خاک ہو جاؤں گا۔ مگر اس دین میں واپس نہیں جاؤں گا جس کو چھوڑ چکا ہوں۔ بھلا فوج کے افسر پر اس دلیرانہ جواب کا معجزانہ اثر ہوا۔ اس نے کہا کہ آگ ہٹا دو۔ اس پر کوئی اثر نہیں۔ حضور نے جلال سے فرمایا اس طرح سے اس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بڑی شان سے پورا ہوا کہ "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

حضور نے فرمایا اس واقعہ کے بیان سے مجھے ایک ہندی دوہا یاد آگیا جس میں ذکر ہے کہ ایک پرندہ ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا تھا۔ اس درخت کو آگ لگ گئی اس کے ساتھیوں نے کہا۔ یہاں سے اڑ جاؤ پرندہ کہنے لگا نہیں! میں نے اس درخت کی شاخوں پر بسیرا کیا غذا حاصل کی۔ سردی گرمی سے اس درخت نے مجھے بچایا اب میرا دھرم یہی ہے کہ اس کے ساتھ ہی جل جاؤں۔ حضور نے فرمایا ہمارا یہ نومسلم بھائی اس وقت یہی دوہا پڑھ رہا تھا کہ اسلام نے مجھے شرفِ انسانیت عطا کیا ہے میرا دھرم یہی ہے کہ اب اس کے نام پر جل جاؤں۔ اگر مجھے جلانا چاہتے ہو تو جلا دو۔

(باقی)

درخواست دعا

● مکرم عبدالسلام صاحب صراف گولبازار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی عظیم الشان تحریک بسلسلہ مجاہدین تحریک جدید کے نتیجے میں حسب ذیل مرحومین کی طرف سے چندہ ادا فرما دیا ہے۔

۱۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب مرحوم۔ ۲۔ والدہ مکرمہ فتح بی بی صاحبہ مرحومہ۔ ۳۔ مکرمہ سکینہ بیگم مرحومہ۔ ۴۔ دختر مس امت المجید مرحومہ۔

اللہ تعالیٰ مکرم عبدالسلام صاحب کی پیشکش کو قبول فرماتے ہوئے اجر عظیم عطا فرمائے اور مرحومین کو جنت الفردوس میں رفعت درجات سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مطالعہ کتب برائے اطفال الاحمدیہ

امسال شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت اطفال کے لیے کتب کے مطالعہ کی سکیم بنائی گئی ہے براہِ کرم اطفال کو ان کتب کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائیں اور ان سے ماہ بماہ ان کا امتحان لیں کتب ماہوار مندرجہ ذیل ہیں۔

دسمبر ۱۹۸۲ء	ہمارے نبی پیارے پیارے نبی نمبر ۱	جنوری ۱۹۸۳ء	ہمارے نبی پیارے پیارے نبی نمبر ۲
فروری ۱۹۸۳ء	رحمۃ للعالمین اور عالم اطفال	مارچ "	پیارے اسلام کی پیاری باتیں
اپریل "	ہماری تعلیم	مئی "	یاد رکھنے کی باتیں
جون "	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	جولائی "	پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود
اگست "	پیارے مہدی کی پیاری باتیں	ستمبر "	سوچنے کی باتیں
اکتوبر "	رسول اللہ ﷺ کی باتیں	نومبر "	احمدی اور غیر احمدی میں فرق

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

"مکرم ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید و ضیافت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بیٹیوں کے بعد ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ محترم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور کا پوتا ہے اور اس کا نام محمد احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے عزیز محمد احمد کو ہر طرح خیر و عافیت سے پروان چڑھائے اور دین و دنیا کے لحاظ سے بہترین کامیاب اور فعال زندگی کا وارث کرے تا سب عزیز و اقرباء کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہو۔ اللھم آمین

(محمد اعظم اکسیر مربی انچارج ضلع گوجرانوالہ)

سرمایہ کاری کا بہترین موقع
ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال
مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ساہیوال روڈ پر واقع
حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ
بابر ٹاؤن
جس میں
سب سے پہلی سکیم
● پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
● سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
● بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔
● ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
ربوہ کی واحد سکیم
جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
● میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
● قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے
رابطہ:
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶